الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام ان مسائل کے بارے میں:

(۱) ایک آدمی فوت ہوا اور فوت ہونے والا شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور اسکا نماز جنازہ پڑھنے پڑھانے والے سنی ہیں

(۲) ایک آدمی فوت ہوا اور فوت ہونے والے کے بارے یقین نہیں ہے کہ اس کا مذہب سنی ہے یا شیعہ جنازے کے بعد معلوم ہوا وہ شیعہ ہے

(۳) ایک آدمی فوت ہوا اور فوت ہونیوالے کے بارے معلوم نہیں ہے کہ اس کا مذہب سنی ہے یا شیعہ لیکن جب جنازے کے لیے صفوں کو ترتیب دی جانے لگی تو اس وقت معلوم ہوا کہ مرنے والا شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والا ہے اور وہ سنی صفوں میں خاموش کھڑے ہو گئے نہ نیت کی اور نہ تکبیریں کہیں۔

سائل: مولوی محمد ابوبکر صدیق (امام مسجد مسجد عثمانیہ کدلتھی کدھی جھاوریاں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً وّ مصلّیاً وّ مسلّماً

شیعہ کے مختلف گروہوں اور افراد کے اعتبار سے مختلف حکم ہے، ہمارے ہاں پاکستان میں پائے جانے والے اکثر شیعہ اثناعشریہ کہلاتے ہیں ان کی کتب میں کفریہ عقائد مثلاً تحریفِ قرآن وغیرہ موجود ہیں، اس لیے جو شیعہ کوئی بھی کفریہ عقیدہ رکھتا ہو مثلاً قرآن کریم کی تحریف کا قائل ہو یا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو یا جماعتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکفیر کرتا ہو یا ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا قائل ہو جس کی براءت قرآن کریم میں اتری ہے یا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جائز یا ثواب سمجھ کر سب وشتم کرتا ہو یا انبیاء کرام علیہم السلام پر کسی غیر نبی (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وغیرہ) کو افضل مانتا ہو یا کوئی اور کفریہ عقیدہ رکھتا ہو تو ایسا شیعہ کافر اور زندیق ہے، اس سے دوستانہ تعلق رکھنا، نکاح کرنا اور مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا حرام ہے، نیز ایسے شخص سے کسی بھی قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں اسلام اور مسلمانوں کا دینی اور دنیوی شدید نقصان ہے۔

ایسے کسی بھی کفریہ عقیدہ کے حامل شخص کے کفریہ عقائد کا علم ہو اور پھر اسے مسلمان جان کر یا جائز سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی تو جنازہ پڑھنے یا پڑھانے والا کافر ہو جائے گا اور اس کے لیے اعلانیہ تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح ضروری ہوگی۔

اور جو شیعہ کفریہ عقائد نہ رکھتا ہو تو بھی وہ کھلا گمراہ، فاسق اور مبتدع ہے، چونکہ ہر ہر شیعہ کے عقائد معلوم کرنا مشکل ہے، ان میں کفریہ عقائد کے حامل بھی ہیں اور وہ بھی ہیں جن کی گمراہی اور اسلام دشمنی واضح ہے، اس لیے ان سے احتیاطاً معاملہ کفار والا ہی کیا جائے یعنی ان سے نکاح نہ کیا جائے، ان کا ذبیحہ نہ کھایا جائے اور ان کا جنازہ بھی نہ پڑھا جائے۔

اگر کسی شیعہ کے کفریہ عقائد نہ ہوں یا کفریہ عقائد تو ہوں لیکن اس کا علم نہ ہو یا کفریہ عقائد کا علم تو ہو مگر کسی مصلحت کی وجہ سے ناجائز سمجھ کر جنازہ پڑھ لیا یا یوں ہی جنازے میں کھڑا رہا، جنازہ پڑھا نہیں تو ان صورتوں میں جنازہ پڑھنے والا یا اس میں شامل ہونے والا سخت گنہگار ہوگا، اس لیے اس پر توبہ واستغفار واجب ہے اور احتیاطاً ایمان اور نکاح کی تجدید بھی کرے۔

فی القرآن الکریم: (التوبۃ: ۸۴)

"وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ"

وقال جل وعلا: (المائدۃ: ۵۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ.

وفی القرآن الکریم (الأنعام: ۶۸)

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔

وقد قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ (ھود: ۱۱۳)

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ۔

وقال اللّٰہ تعالیٰ: (البقرۃ: ۲۲۱)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ۔

وفی رد المحتار (۴/ ۲۳۷، ایچ ایم سعید، کراتشی)

"نعم لا شك فى تكفير من قذف السيدة عائشة -رضى الله تعالى عنها -أو أنكر صحبة الصديق، أو اعتقد الألوهية فى على أو أن جبريل غلط فى الوحى، أو نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن"

وفیہ أیضاً (مطلب استحلال المعصية القطعية كفر ۲/ ۲۹۳)

"فى شرح العقائد النسفية :استحلال المعصية كفر إذا ثبت كونها معصية بدليل قطعى، وعلى هذا تفرع ما ذكر فى الفتاوى من أنه إذا اعتقد الحرام حلالا، فإن كان حرمته لعينه وقد ثبت بدليل قطعى يكفر وإلا فلا بأن تكون حرمته لغيره أو ثبت بدليل ظنى. وبعضهم لم يفرق بين الحرام لعينه ولغيره وقال من استحل حراما قد علم فى دين النبى -عليه الصلاة والسلام -تحريمه كنكاح المحارم فكافر .اهـ"

وفی لوامع الانوار البہیۃ شرح الدرۃ المضیۃ (۲/ ۳۸۹، ط: دمشق)

"قال العلامة ابن حمدان فى نهاية المبتدئين :من سب أحدا من الصحابة مستحلا كفر، وإن لم يستحل فسق، وعنه :يكفر مطلقا، وإن فسقهم أو طعن فى دينهم أو كفرهم كفر"

وفی شم العوارض للملا علی القاری (مسألة من اعتقد أن سب الصحابة مباح فهو كافر، ص ۲۸)

"وأما من سب أحدا من الصحابة، فهو فاسق ومبتدع بالإجماع إذا اعتقد أنه مباح، كما عليه بعض الشيعة وأصحابهم، أو يترتب عليه ثواب كما هو دأب كلامهم، أو اعتقد كفر الصحابة وأهل السنة فى فصل خطابهم فإنه كافر بالإجماع، ولا يلتفت إلى خلاف مخالفتهم فى مقام النزاع، فإذا عرفت ذلك فلا بد من تفصيل هنالك."

وقال القاضی عیاض رحمہ اللہ فی الشفا (۲/۶۱۶)

و كذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة فى قولهم :إن الأئمة أفضل من الأنبياء .

وقال الملاعلی القاری رحمہ اللہ فی شرحہ (۲/۵۲۲)

هذا كفر صريح يستفاد من قوله تعالى اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ۔

وفی مختصر التحفۃ الاثناعشریہ (۲۸۴، ط: القاہرۃ)

”ولذا اعتقدوا العصمة فى الأئمة بناء على أنهم خلفاء المعصوم، واعتقدوا أن الأئمة أفضل من الأنبياء بناء على أنهم نواب أفضل الأنبياء“

وفی فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الأرباب للنوری الطبرسی (۳۱)

”قال السيد المحدث الجزايرى فى الانوار مامعناه ان الاصحاب قد أطبقوا على صحة الاخبار المستفيفضة بل المتواترة الدالة بصريحها على وقوع التحريف فى القرآن كلاماً ومادةً و اعرابا والتصديق بها............و روى عن كثير من قدماء الروافض ان هذا القرآن الذى عندنا ليس هو الذى أنزل على محمد صلى الله عليه و آله بل غير و بدل و زيد فيه و نقص عنه.....وهو مذهب جمهور المحدثين الذين عثرنا على كلماتهم۔

وفی تفسیر الصافی للفیض الکاشانی (المقدمة السادسة، ص۴۲، ط: بیروت)

”وأما اعتقاد مشايخنا فى ذلك فالظاهر من ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكلينى (طاب ثراه) أنه كان يعتقد التحريف والنقصان فى القرآن لأنه روى روايات فى هذا المعنىٰ فى كتابه الكافى ولم يتعرض لقدح فيها مع أنه ذكر فى أول الكتاب أنه كان يثق بما رواه فيه ـفقط واللّٰه تعالىٰ أعلم بالصواب و علمه أتم و أحكم

كتبہ: عبدالصمد ساجد

معین دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودہا

۴/صفر المظفر ۱۴۴۲ھ/۲۲/ستمبر ۲۰۲۰ء

الجواب بهذا التفصيل صحيح

ومن أجاب بمثل هذا فهو نجيح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

دارالافتاء جامعہ حقانیہ، ساہیوال، سرگودھا

۵/صفر المظفر ۱۴۴۲ھ/۲۳ستمبر ۲۰۲۰ء